KPK MORE BOOKS, NOTES VISIT NOW: PERFECT24U.COM



**جواب:** شاعر نے اپنے احباب سے گلہ کیا ہے۔ کہ اُن کے دوست اور احباب اسے بھول گئے ہیں۔ اور اُسے یاد نہیں کرتے۔

**سوال5: ناصر نے دلکے بجھنے کی وجہ کیوں نہیں بتائی۔**

**جواب:** شاعر کے ہر پہلے مصرعے میں دوسرے مصرعے کا جواب موجود ہے۔ لیکن تجاہل عارفانہ سے کام لیتا ہے۔ پہلے مصرعے میں وہ کہتا ہے۔ کہ مجھے یاد ہے۔ کہ میرے دل میں ہر وقت چراغاں رہتا تھا۔ یعنی میرے دل میں آگ سلگتی تھی۔ اور یہی اس کے دل کے بجھنے کا سبب تھا۔

☆......☆......☆

# غزل

(شکیب جلالی)

**مشکل الفاظ اور معانی:**

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|---|---|
| پیڑ | درخت | پس دیوار | دیوار کے پیچھے | تیرگی | اندھیرا |
| در | دروازہ | بام | منڈھیر | دستار | پگڑی |

## اشعار کی تشریح

آگرے پتھر تو میرے صحن میں دو چار گرے
جتنے اس پیڑ کے پھل تھے پس دیوار گرے

**تشریح:** اس شعر میں شاعر نے اپنی بدقسمتی کا رونا رویا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ میرے گھر کے صحن میں کھڑے درخت پر کسی نے پتھر برسائے۔ ان میں سے دو چار پتھر میرے گھر کے صحن میں گرے۔ اور درخت کے تمام پھل میرے گھر کی دیوار کے پیچھے گر کر دوسروں کے ہاتھ آ گئے۔ مطلب یہ کہ پھل دار درخت سے مجھے فائدے کے بجائے نقصان پہنچا۔

www.perfect24u.com

مجھے گرنا ہے تو میں، اپنے ہی قدموں میں گروں
جس طرح سایۂ دیوار پہ دیوار گرے

**تشریح:** اس شعر میں بھی شاعر مایوس ہے۔ اور اسے اپنی بربادی کا مکمل یقین ہے۔ کہتا ہے۔ کہ یا اللہ! اگر گرنا ہی میرے قسمت میں لکھا ہے۔ تو میں چاہتا ہوں۔ کہ اپنے ہی قدموں میں گر کر ختم ہو جاؤں۔ اس دیوار کی طرح جو خستگی کی حالت میں عام طور پر اپنے ہی سائے پر گرتا ہے۔ اسی طرح میں بھی اپنے ہی قدموں پر گرنا چاہتا ہوں۔

تیرگی چھوڑ گئے دل میں اُجالے کی طرح
یہ ستارے میرے گھر ٹوٹ کے بیکار گرے

**تشریح:** اس شعر میں بھی شاعر کی مایوسی بدستور قائم ہے۔ کہتا ہے۔ ستارے چمک دمک اور روشنی کی علامت ہیں۔ یہ کسی کے گھر میں گریں۔ تو چاہیے کہ اس سے گھر روشن ہو جائے۔ لیکن میرے گھر میں ان کا گرنا میرے لئے بیکار ثابت ہوا۔ کیونکہ اُن کی روشنی تاریکی میں بدل گئی۔ اور میرے دل کو تاریکیوں سے بھر دیا۔ فائدے کے بجائے اُلٹا نقصان ہوا۔

دیکھ کر اپنے در و بام لرز جاتا ہوں
میرے ہمسائے میں، جب بھی کوئی دیوار گرے

**تشریح:** شاعر کی مایوسی اور نا اُمیدی بڑھتی جارہی ہے۔ کہتا ہے۔ کہ جب میں اپنے گھر کی خستہ حالت پر نظر کرتا ہوں۔ تو دل میں بے شمار وسوسے اور اندیشے پیدا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جب میں سنتا ہوں۔ کہ پڑوس میں کسی کی خستہ دیوار گری ہے۔ تو مجھے اپنے گھر کی فکر لاحق ہو جاتی ہے۔ کہ آج نہیں تو کل یہ گرنے سے نہ بچ سکے گی۔

وقت کی ڈور خدا جانے کہاں سے ٹوٹے
کس گھڑی سر پہ یہ لٹکی ہوئی تلوار گرے

**تشریح:** شاعر زندگی سے مکمل طور پر مایوس ہو چکا ہے۔ کہتا ہے۔ کہ موت لٹکی ہوئی تلوار کی طرح

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

میرے سر پر کھڑی ہے۔اب اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔وہ موت کی یہ لٹکی ہوئی تلوار کب میرے سر پر گرتی ہے۔اور میرا کام تمام کرتی ہے۔شاعر موت کا انتظار کر رہا ہے۔

دیکھتے کیوں ہو شکیب اتنی بلندی کی طرف
نہ اٹھایا کرو سر کو کہ یہ دستار گرے

**تشریح:** اس شعر میں شکیب جلالی اپنے آپ سے مخاطب ہے۔کہتا ہے۔اے شکیب! تم اتنی بلندی کی طرف مت دیکھو۔کہ تمہارا سر پیچھے کی طرف چلا جائے۔اور پگڑی تمہارے سر سے گر پڑے۔مطلب یہ کہ جتنی تمہاری چادر ہے۔اتنی ہی پاؤں پھیلاؤ۔جتنی تمہاری حیثیت ہے۔اسی حیثیت کے مطابق زندگی گزارو اگر تم اپنے آپ کو اپنی حیثیت سے بڑا ثابت کرنے کی کوشش کرو گے۔تو نقصان اٹھاؤ گے۔

مشقی سوالات کے جوابات

**سوال 1: کلام میں اعداد کا ذکر کرنا، خواہ ترتیب سے ہوں یا بے ترتیب، سیاقۃ الاعداد کہلاتا ہے جیسے**

آ کے پتھر تو میرے صحن میں دو چار گرے
جتنے اس پیڑ کے پھل تھے پس دیوار گرے

سیاقۃ الاعداد کی مزید تین مثالیں لکھیں۔

**جواب:**

آئے تھے چار دن کیلئے اس دیار میں
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں (ظفر)

چھائے ہوئے ہیں چار طرف پارہ ہائے ابر
آغوش میں لئے ہوئے دنیائے آب و رنگ
(ن۔م۔راشد)

کتنا ہوں بدنصیب ظفر دن کیلئے
دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں (ظفر)

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

**سوال 2: درج ذیل الفاظ کے مترادف لکھیں۔**

پیڑ ، تیرگی ، ہمسایہ ، بلندی ، اُجالا

**جواب:** (۱) پیڑ مترادف درخت (۲) تیرگی مترادف تاریکی (۳) ہمسایہ مترادف پڑوسی

(۴) بلندی مترادف اونچائی (۵) اجالا مترادف روشنی

**سوال 3: اس غزل کے اس شعر کی نشاندھی کریں۔ جس میں صنعت تضاد کا استعمال ھوا ھے۔**

تیرگی چھوڑ گئے دل میں اُجالے کی طرح
یہ ستارے میرے گھر ٹوٹ کے بے کار گرے

(تیرگی۔اُجالے)

**سوال 4: دی گئی غزل کے مطابق درج ذیل سوالوں کے جواب دیں۔**

(الف) "صحن میں پتھر گرنے" سے کیا مراد ہے۔

(ب) شاعر کیوں لرز جاتا ہے۔

(ج) وقت کی ڈور ٹوٹنے سے کیا مراد ہے۔

(د) شاعر نے بلندی کی طرف دیکھنے سے کیوں منع کیا۔

**جواب:**

(الف) "صحن میں پتھر گرنے سے" مصیبت نازل ہونا اور نقصان اُٹھانا مراد ہے۔

(ب) جب شاعر کے پڑوس میں کوئی دیوار گری ہے۔ تو وہ یہ سوچ کر لرز جاتا ہے۔ کہ اُس کے گھر کی دیواروں کی حالت بھی خستہ ہے۔ اور یہ بھی کسی وقت گر سکتی ہے۔

(ج) وقت کی ڈور ٹوٹنے سے مراد "موت" ہے۔

(د) شاعر نے بلندی کی طرف دیکھنے سے اس لئے منع کیا ہے۔ کہ بلندی کی طرف دیکھنے والے شخص کے سر سے ٹوپی یا پگڑی گر سکتی ہے۔

☆......☆......☆

www.perfect24u.com